احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 25 جولائی 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 25 جولائی 2012ء 5 رمضان 1433 ہجری 25 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 173

ماہِ رمضان کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب تک میری امت رمضان کو قائم کرتی رہے گی رسوا نہیں ہوگی۔ صحابہ نے پوچھا رسوائی کیسے ہوگی تو فرمایا اللہ کی حرمتوں کو پامال کرنے سے اور اگر وہ اگلے رمضان سے قبل مرگیا تو اللہ کے حضور اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی۔ اس لئے رمضان کے بارہ میں بہت ہوشیار رہو۔

(کنزالعمال جلد8 صفحہ 480 حدیث نمبر 23724)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔ قرآن شریف پر تدبّر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانہ کے حسب حال ہوتو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

پھر تیسری بات جو(۔) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

بزرگ خادم سلسلہ اور وکیل المال اول تحریک جدید

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک خبر سنائی جا چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے دیرینہ بزرگ خادم اور وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب مورخہ 22 جولائی 2012ء کو بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 23 جولائی 2012ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر 12 میں قبر تیار ہونے پر دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی کرائی۔ اس موقع پر اہل ربوہ اور دور و نزدیک کے مقامات سے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے والد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی حضرت مسیح موعود کی بیعت سے 1895ء میں ہی مشرف ہو چکے تھے۔ جبکہ آپ کے دادا محترم چوہدری نبی بخش صاحب نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر 1923ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ آپ کے والد 9 نومبر 1951ء کو فوت ہوئے۔ ان کی شخصیت اخلاق فاضلہ اور حافظ قرآن ہونے کی وجہ سے بڑی نمایاں تھی۔

آپ کی بچپن کی تربیت بہت دینی ماحول میں اپنے والد کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے تحت مورخہ 31 مئی 1951ء کو اپنی ملازمت محکمہ ملٹری اکاؤنٹس سے استعفیٰ دے کر 34 سال کی عمر میں ربوہ میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سکونت پذیر ہوگئے۔

1931ء میں جب آپ نے سکاچ مشن مڈل سکول سیالکوٹ چھاؤنی سے آٹھویں جماعت پاس کر لی تو آپ کے والد صاحب نے خصوصی تربیت کیلئے آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرا دیا۔ اس دوران حضرت مصلح موعود کو بہت قریب سے دیکھنے، حضور کی دعاؤں سے مستفیض ہونے اور اس مقدس خاندان کے ماحول میں نظم خوانی کا ثواب حاصل کرنے کے بیشمار مواقع حاصل ہوئے۔ قادیان کی تعلیم نے آپ پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ آپ بچپن سے ہی اچھی آواز میں نظمیں پڑھتے تھے اور اس وجہ سے محلّہ بھر میں ہردلعزیز تھے۔ 1934ء میں آپ میٹرک کا امتحان پاس کر کے پھر سیالکوٹ آ گئے۔ ان دنوں

باقی صفحہ 8 پر

دعائیہ فہرست

(وقف جدید)

29 رمضان المبارک کو دعائے خاص کیلئے ایسے افراد جماعت کی دعائیہ فہرست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کی جائے گی جنہوں نے اپنا چندہ سال رواں سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ امرائے کرام، صدران جماعت اور سیکرٹریان وقف جدید سے گزارش ہے کہ سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب کے نام 25 رمضان المبارک تک دفتر پہنچادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

داخلہ انٹرمیڈیٹ کلاسز (ایوننگ)

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول دارالیمن ربوہ میں شام کے اوقات میں انٹرمیڈیٹ کلاسز میں مندرجہ ذیل گروپس میں داخلہ کیا جائے گا۔

☆ پری میڈیکل ☆ پری انجینئرنگ ☆I.Com ☆ ریاضی، فزکس، کمپیوٹر سائنس ☆ ریاضی، شماریات، کمپیوٹر سائنس ☆ ریاضی، شماریات، اکنامکس ☆ شماریات، اکنامکس، جغرافیہ ☆ فائن آرٹس، کمپیوٹر، جغرافیہ۔

داخلہ فارم مورخہ 29 جولائی سے صبح 8:30 تا 12:00 بجے دوپہر دستیاب ہوں گے۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8/اگست دوپہر 12:00 بجے تک ہے۔

انٹرویو: 9/اگست کو صبح 8:00 بجے ہوگا۔

میرٹ لسٹ: 12/اگست کو 10 بجے صبح آویزاں کردی جائے گی۔

ادائیگی واجبات مورخہ 13 تا 16/اگست 12:00 بجے دوپہر تک کی جاسکتی ہے۔

آغاز تدریس: 26/اگست 2012ء کو 2:30 بجے ہوگا۔

(پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

روزنامہ الفضل کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں

سیمینار بعنوان الفضل کا 100 سالہ سفر اور خدمات

خدا تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو گزشتہ 123 سال سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرماتا چلا جا رہا ہے اور یہ الٰہی جماعتوں کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے کہ ان پر ہمہ وقت اللہ کا سایہ ہوتا ہے اسی کے نیچے وہ پھلتی پھولتی ہیں۔ کئی جماعتی واقعات اور شعبہ جات کو 100 سال کا عرصہ مکمل ہو رہا ہے، خلافت احمدیہ کو 104 سال مکمل ہو گئے اور اب خلافت کا دست و بازو اور معاون و مددگار ترجمان اخبار الفضل بھی اپنے 100 ویں سال میں پہنچ چکا ہے اور انشاء اللہ 18 جون 2013ء کو اس کی صد سالہ جوبلی ہوگی۔

روزنامہ الفضل کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں 18 جون 2012ء کی خصوصی اشاعت ہوئی اور مورخہ 14 جولائی 2012ء کو الفضل کی صد سالہ تقریبات کا باقاعدہ آغاز ایک اہم سیمینار بعنوان الفضل کا 100 سالہ سفر اور خدمات منعقد ہوا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں اور ربوہ سے 250 سے زائد مہمانان اور بزرگان سلسلہ نے شرکت کی۔ ادارہ الفضل کے زیر اہتمام برپا ہونے والا یہ سیمینار مجلس انصار اللہ پاکستان کے بالائی اور زیریں ہال میں شام ساڑھے چھ بجے شروع ہوا۔

اس سیمینار کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے کی۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم حافظ محمد اقبال احمد وڑائچ صاحب نے سورۃ التکویر کی پہلی پندرہ آیات کی تلاوت کی جن میں آخری زمانہ میں نشر صحف کا خصوصیت سے ذکر ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام مکرم مبشر احمد شہود صاحب نے ترنم سے پڑھا جس میں سیف کا کام قلم سے دکھائے جانے کا ذکر ہے۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے سیمینار کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ عظیم اخبار الفضل کو 1913ء میں حضرت مصلح موعود نے ذاتی حیثیت میں جاری کیا اور منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد اسے جماعت کی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔ اس طرح یہ وقف زندگی اخبار جون 2013ء میں سو سال پورے کرے گا۔ اس تاریخی موقع کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کئی پروگراموں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جس میں خاص طور پر الفضل کا صد سالہ جوبلی نمبر اور الفضل کی اشاعت 20 ہزار تک پہنچانا ہے۔ انہی امور کی طرف احباب کو راغب کرنے کیلئے اس سیمینار کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں 3 مقررین مختصر وقت میں الفضل کی تاریخ، اس کے سفر اور خدمات کا ذکر کریں گے۔ گزشتہ سو سالوں میں الفضل کو خلافت احمدیہ کی آواز اور اس کا دست و بازو بن کر احباب جماعت کی دینی، روحانی اور اخلاقی تربیت کرنے اور دعوت الی اللہ کا شوق اور ترغیب دلانے کی توفیق حاصل ہوتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا میں ادارہ الفضل کی طرف سے صدر مجلس، تمام مقررین اور تمام سامعین اور تمام خدمت گاروں اور معاونین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

پہلی تقریر الفضل کی تاریخ، پس منظر اور اغراض و مقاصد کے عنوان پر مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب لاہور نے کی۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے الفضل کیلئے مالی قربانی کرنے والوں کا تذکرہ الفضل کے اجراء کا پس منظر اور اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اپنے اس تحقیقی مقالہ میں انہوں نے ناظرین کو بتایا کہ روزنامہ الفضل کی صد سالہ تاریخ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے پس پردہ اصل قوت محرکہ نظام خلافت ہے جس کی ان گنت برکات سے جہاں احمدیت نے وافر حصہ پایا ہے۔ روزنامہ الفضل جو آج ایک عظیم الشان ادارے کی صورت میں قائم ہے اور جسے بجا طور پر جماعت احمدیہ کی شاندار ترقیات کی عکس ریزی کا اعزاز حاصل ہے، آج سے سو سال پہلے ایک فرد کا خواب تھا۔ ایک ایسا خواب جس کی تعبیر نہایت پراثر اور دل خوش کن نتائج کی حامل تھی۔ انہوں نے الفضل کیلئے ابتدائی مالی قربانی کرنے والوں کا تفصیل سے ذکر کیا اور الفضل کے اجراء سے قبل حضرت مصلح موعود نے جو ایک پراسپکٹس شائع فرمایا تھا جس میں آپ نے اس اخبار کی ضرورت اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے دس اغراض بھی بیان فرمائی تھیں ان کا تذکرہ بھی اسی مقالہ میں شامل تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے الفضل کی تاریخ اور اس کے سفر کے چیدہ چیدہ امور بیان کر کے اپنے مقالہ کو خوبصورت بنایا۔ انہوں نے کہا الفضل نے اپنی سو سالہ زندگی میں بیشمار نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا احسان ہے اور خلفائے احمدیت کی دعائیں ہیں کہ حضرت مصلح موعود کی متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہونے والا یہ اخبار آج بھی بھرپور توانائی کے ساتھ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ آخر پر انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خلافت کے زیر سایہ یہ صحیفہ نو بہار سدا حرف و معنی کے پھول بکھیرتا رہے۔ یہ محفل دل افروز سدا سجی رہے اور اس کے بنانے اور سنوارنے والے ہم سب کی دعاؤں اور شکریے کے مورد بنتے رہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم کے منتخب اشعار مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب نے ترنم سے پڑھے ان میں سے ایک شعر اس طرح ہے۔

وہ لطف جو ایم ٹی اے میں ہے دنیا کے کسی چینل میں نہیں
اخبار ہے اک الفضل کہ جس میں خیر کی خبریں پڑھتے ہیں

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ادارہ الفضل کی درخواست پر راولپنڈی سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے "الفضل کیا ہے؟" کے موضوع پر علمی اور اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی، انہوں نے کہا۔ میں ایک تفصیلی مضمون لکھ رہا ہوں، اس مضمون کے چند نکات اس طرح ہیں۔ الفضل دراصل ایک چراغ ہے جس نے بے شمار دوسرے چراغوں کو جلایا ہے۔ یہ اخبار ایک شجرہ طیبہ کی مثال رکھتا ہے۔ انہوں نے آغاز میں جاری ہونے والے اردو اخباروں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا، آج ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ حتیٰ کہ احمدیوں کے اپنے انفرادی اخبارات و رسائل بھی بند ہو گئے۔ لیکن الفضل خلافت کے تابع زندہ ہے اور ہر زمانہ میں شجرہ طیبہ کی طرح نئے نئے پھل دیتا ہے۔

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب نے الفضل کے حوالے سے اپنی تازہ نظم پڑھ کر سنائی۔ جس کا عنوان تھا میں ہوں الفضل اور اس کا ایک شعر یہ ہے۔

کتنی فصیلیں دیواریں رستے میں بنی ہیں روک
ایک صدی سے گونج رہی ہوں میں نادر آواز

اس سیمینار کے آخری مقرر مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب تھے انہوں نے استحکام خلافت میں الفضل کا کردار کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے کہا الفضل خلافت احمدیہ کی آواز ہے اور اس نے استحکام خلافت میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ انہوں نے ملٹی میڈیا سلائیڈز کی مدد سے الفضل کے پہلے شمارے سے لے کر آخر تک مختلف مراحل میں الفضل کی کاوشوں کا تذکرہ کیا انہوں نے بتایا الفضل کی پہلے شمارے سے ہی یہ پالیسی رہی ہے کہ خلافت سلسلہ سے متعلق تمام خبروں اور مضامین کو پہلے صفحے کی زینت بناتا رہا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہوریوں کے زیر اثر بعض لوگوں نے خلافت کے مقام کو گھٹانے کی کوشش کی لیکن الفضل اس عالی مقام کے سربلند کرنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہا۔ گو دوسرے جماعتی اخبارات و رسائل میں خلفاء سلسلہ کے ارشادات شائع ہوتے تھے لیکن ان کو صفحہ اول کا موضوع بنانے کا شرف الفضل کو ہی حاصل ہے۔ 1914ء کا فتنہ ہو یا 1956ء کا ہمہ وقت خلیفۃ المسیح کی آواز اور زبان بن کر اس نے فتنوں کا قلع قمع کیا۔

اس پروگرام کے آخر پر محترم صدر مجلس نے سٹیج پر تشریف لا کر اختتامی کلمات کہے۔ انہوں نے بعض تاریخی حقائق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کی قدر نہ کرنے والے اپنی سرگرمیوں میں مصروف تھے اس موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے الفضل جاری کر کے خلافت کی آواز اور برکات آگے پہنچانے کا انتظام کر دیا جو آج بھی جاری و ساری ہے۔ دعا کے ساتھ اس تاریخی سیمینار کا اختتام ہوا۔

اس سیمینار کو کامیاب بنانے کیلئے خصوصی تیاریاں کی گئی تھیں۔ جملہ امور کی نگرانی مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائمقام صدر بورڈ الفضل کے ساتھ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل اور مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر الفضل نے کی۔ جن کے تابع مختلف شعبہ جات کے نگران صاحبان نے بھی بھرپور طریق سے اپنی ذمہ داریاں ادا کیں۔ شعبہ سٹیج و ہال کے انچارج مکرم فخر الحق شمس صاحب تھے۔ طعام کے انچارج مکرم محمد محمود طاہر صاحب تھے اور حاضری و رجسٹریشن کے انچارج مکرم محمد رئیس طاہر صاحب تھے۔ ہال اور سٹیج کی خصوصی طور پر تزئین و آرائش کی گئی تھی۔ مختلف جگہوں پر فلیکس آویزاں کئے گئے تھے جن پر سیمینار کے عناوین اور الفضل کی مختصر تاریخ وغیرہ کو درج کیا گیا تھا۔ ہال کے ایک طرف ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا انتظام تھا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پاکستان کی ٹیم نے مستعدی سے تمام پروگرام کی ریکارڈنگ کی۔ بالائی ہال کے ساتھ ساتھ زیریں ہال میں بھی سیمینار کی کارروائی دکھانے کا انتظام تھا۔ تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے احباب جماعت نے نیچے والے ہال میں سیمینار کی کارروائی کو دیکھا اور سنا۔ ربوہ کے 44 محلّہ جات سے نمائندگان نے شرکت کی اور پاکستان بھر کے مندرجہ ذیل 10 اضلاع سے بھی منتخب نمائندے خصوصی طور پر اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ کراچی، لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، سیالکوٹ، شیخوپورہ اور ملتان۔ اسی طرح کئی ناظمین اضلاع و علاقہ انصار اللہ پاکستان بھی شریک ہوئے۔ سیمینار کے جملہ مہمانان کیلئے ایوان محمود میں نماز مغرب و عشاء ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا اور اسی ہال کے ایک حصہ میں سب شرکاء کو عشائیہ پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ الفضل کو مزید ترقیات عطا فرماتا چلا جائے اور اللہ کرے اس سیمینار کے نیک اثرات ظاہر ہوں۔ آمین

(رپورٹ: ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ

(12)

جلسہ سالانہ کا اختتامی خطاب ۔ ملاقاتیں ۔ گیمبیا کے وفد سے ملاقات ۔ میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

یکم جولائی 2012ء

(حصہ دوم ۔ بقیہ جلسہ سے خطاب)

ہماری توجہ اس خزانہ کی طرف پھیرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔

”قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے...... غرض میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کیلئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اور اس کے عملی زندگی میں کوئی اور روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ (دین) کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔“

لہٰذا ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں دنیاوی کامیابیوں پر بھرپور زور دیا جاتا ہے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قرآن کو پڑھا، سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ آپ کیلئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا پیغام اپنے ہموطنوں کو دیں تا کہ وہ اس مبارک فلسفہ اور طرز معاشرت کو سمجھ سکیں۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو تب یہ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو حقیقی طور پر پہچان پائے گی۔ اس لئے احمدیوں کی زندگیاں دوسروں کیلئے محور ہونی چاہئیں تا کہ وہ مذہب کی اہمیت کو سمجھنے والے بن سکیں۔ اس طرح سے دین کی خوبصورت تعلیمات دنیا کے سامنے ظاہر ہوں گی اور اس کے اوپر وقتاً فوقتاً لگائے جانے والے الزامات دور ہو جائیں گے۔ اس لئے ایک احمدی کیلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ایسا علم حاصل کرے جس کے بغیر اس کا عہد بیعت نامکمل ہو۔ ہر احمدی کو اس کی عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کا بھی علم ہونا چاہئے۔ احمدیوں کو اس کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تفسیر کا مطالعہ کرنا چاہئے اور آپ کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ یہ آپ کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ حقیقی علم وہ ہے جو آپ کی زندگیوں میں عملی تبدیلی لے کر آئے اور جب یہ انقلاب آئے گا تب دنیا بھی اس علم کی حقیقت کو جان لے گی، جو لوگ اس طرز پر عمل کر رہے ہوں گے تو دنیا کی توجہ ان کی طرف ہو جائے گی۔ دعوت الی اللہ کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ جب یہ مواقع پیدا ہوں گے اور دنیا ہماری عملی حالت دیکھ رہی ہوگی تو یہ وہ وقت ہوگا جب ہم دنیا کو آنحضرت ﷺ کے پرچم تلے لانے والے ہوں گے۔ پس اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنا مقام سمجھیں اور اپنی اقدار جانیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دنیا کو بتائیں کہ وہ عظیم معجزہ جو 110 سال قبل خدا تعالیٰ نے دکھایا تھا، جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے اپنی بے پایاں تائید نصرت کا اظہار کیا تھا، وہ صرف اس دور سے متعلق نہیں تھا اور نہ ہی کوئی عارضی مدد کا اظہار تھا۔ ہمیں یہ بات دنیا کو باور کرانی ہے کہ امریکی اخبارات کی یہ گواہی کہ Great is Mirza Ghulam Ahmad، یہ کوئی اس ایک چیلنج کا عارضی نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ تو حضرت مسیح موعود کی جماعت کا مقدر ہے کہ دین کی عظیم اور خوبصورت تعلیم سے تمام دنیا کو قائل کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ کیا دنیا میں یہ روحانی انقلاب خود بخود ہی آ جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت اس عظیم انقلاب کو برپا کرنے کیلئے ہمیں اپنے نفسوں میں عظیم تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی اور نفس کی ایسی اصلاح کیلئے میں نے چند نکتے بیان کئے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنی حالت پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے تب جا کر وہ اپنے اس عہد بیعت کو پورا کرنے والا ہوگا جو اس نے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق سے کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ درد اور غم جس کے ساتھ حضرت اقدس نے احباب جماعت سے توقعات وابستہ کی ہیں، وہ حضور کے اپنے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کیلئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے...... کا حال ہے کہ پوچھو تم...... ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کیلئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔

فرماتے ہیں۔

قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔“

پس حضرت مسیح موعود کی ہم سے یہ توقعات ہیں۔ اس لئے اے لوگو جو مسیح امام الزماں کی بیعت کرنے کا دعویٰ کرتے ہو! ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو کہ حقیقتاً اپنے عہد بیعت نبھاتے ہیں، ایسے ہو جاؤ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود اپنے مبارک درخت کی سرسبز شاخیں قرار دیتے ہیں، حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا تھا کہ تم ہی خدا کی سچی جماعت ہو، اسے سچا ثابت کر دکھاؤ۔

لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مقام اتنی آسانی سے نہیں حاصل ہوسکتا بلکہ اسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب لانا ہوگا۔ صرف یہ نعرے ہی نہ ہوں کہ نحن انصار اللہ یعنی اے مسیح الزماں! ہم تمہارے مددگار ہیں۔ بلکہ دنیا کو یہ ثابت کر دکھاؤ کہ تم واقعتاً اپنے اندر وہ روح رکھتے ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مددگار ہونے کیلئے ضروری ہے اور یہ ثابت کر دو کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے تم ہر ایک قربانی کیلئے تیار ہو۔ اگر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ آپ اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال اور عزت قربان کریں گے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو دنیا کی تمام فکروں اور بیماریوں سے دور کر کے اپنے دلوں کو روحانی پاکیزگی سے پُر کرنا ہوگا۔ دنیا کو یہ ثابت کر دو کہ تم مادی دنیا کے غلام بننے کی بجائے دولت اور مادی دنیا کی کامیابیوں کو اپنا غلام اور تابع فرماں کرنے والے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جہاں تک دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا تعلق ہے تو یقیناً آپ کے ذمہ اپنے ہم وطنوں کا حق ہے اور آپ کو اس فریضہ کی انجام دہی میں مصروف رہنا چاہئے اور یہ حق تقاضا کرتا ہے کہ آپ کو لازماً انہیں دین کی کامل تعلیمات سے متعارف کروانا ہوگا، آپ کو چاہئے کہ انہیں آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لائیں اور اپنے ہم وطنوں کو آنحضرت ﷺ کی شفقت و رحمت کا وارث بنائیں جو کہ تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپ تبھی ایسا کر سکتے ہیں جب آپ خود علم و شعور حاصل کریں گے اور دین کی حقیقی تعلیمات کو سمجھیں گے اور جب آپ خود دین قبول کرنے کی برکات پانے والے ہوں گے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کیلئے آپ کو پہلے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہوگا اور ایسا تعلق جو دیگر تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔ اس کی عبادت کی طرف خاص توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ دنیا کو یہ ثابت کر دیں کہ اس دور میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا بھیجا جانا بے مقصد نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا آنا نجات کا ذریعہ تھا تا کہ دنیا کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ پس آؤ اور اس کے امن اور حفاظت کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ جو اس نے ہمارے لئے تعمیر کیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود سے حقیقی تعلق قائم کرنے کیلئے اور ان کے امن اور حفاظت کے قلعہ میں داخل ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے ظہور یعنی جس کا ظہور حضرت مسیح موعود کے بعد ہوا۔ اس کے ساتھ آپ کو زندہ اور نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کرنا ہوگا۔ پس آپ حقیقی طور پر تب اس روحانی پناہ گاہ میں داخل ہو سکتے ہیں جب آپ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے اور اس سے کئے تمام وعدوں کو پورا کریں گے۔ آپ کو خلیفہ کی ہر بات

سنی ہوگی اور خلیفہ کی جاری کردہ تمام ہدایات اور احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ صرف اور صرف خلافت احمدیہ ہی ہے جو دنیا کے تمام پراگندہ گروہوں کو یکجا کر سکتی ہے اور ان تمام بھٹکے ہوؤں کو ایک راہ پر ڈال سکتی ہے۔ اگر یہ ہو جائے تو تمام قوموں کی طاقتیں اور صلاحیتیں یکجا ہو جائیں گی اور پھر تمام مل کر حقیقی راستبازی اور پاکیزگی کی جانب قدم بڑھائیں گی اور اس طرح یہ جماعت دنیا کو تخلیق کے اصل مقصد سے آشکار کرائے گی اور بنی نوع انسان کو خدائے واحد کا عبادت کرنے والا بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مقصد کو حاصل کرنے کی توفیق دے اور اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ سب میں وہ روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جائے جو عارضی اور قلیل وقت کیلئے نہ ہو بلکہ ہمیشہ رہنے والا اور مستقل ہو۔ اللہ کرے کہ یہ روحانی تبدیلیاں آپ کی نسلوں میں بھی جاری رہیں اور ایسے ہی روحانی انقلاب پیدا کرتی رہیں، اللہ کرے وہ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا وارث بناتا رہے جو آپ نے اپنی جماعت کیلئے کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ خیریت سے واپس گھروں کو جائیں۔ آمین

اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اختتامی خطاب دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔

حاضری

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 11436 رہی ہے۔ جس میں 5386 خواتین 6050 مرد احباب اور 2469 مہمان شامل ہیں۔ سال 2008ء کے جلسہ سالانہ کی حاضری جس میں حضور انور پہلی بار شامل ہوئے تھے 10576 تھی۔

جلسہ کے اختتامی لمحات آچکے تھے جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔ احباب میں ایک جوش، ایک ولولہ تھا جس کا اظہار ہر طرف سے بلند ہونے والے نعروں کی صورت میں ہو رہا تھا اور پھر ترانے بھی پیش کئے جا رہے تھے خدام اور اطفال کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں، اپنی اطاعت اور فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے کہ ع

پیارے آقا تیرے حکموں پہ ہمیں چلنا ہے

ترانہ پیش کیا۔ افریقن امریکن احمدیوں نے مل کر اپنے مخصوص روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور بعض نظمیں پیش کیں۔

خدام کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ

یا عین فیض اللّٰہ و العرفان

سے چند اشعار اس کے اردو ترجمہ بصورت نظم کے ساتھ پیش کئے۔

یہ الوداعی لمحات تھے جس کے بعد ان احباب نے ان فیملیز نے اپنے گھروں کو لوٹ جانا تھا۔ ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا، ان لمحات میں لمحہ لمحہ برکتیں سمیٹ رہا تھا۔ احباب خصوصاً نوجوان اور بچے اپنے کیمروں میں مسلسل حضور انور کے مبارک وجود کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ہزاروں کیمرے تھے جو بیک وقت پیارے آقا کے چہرہ مبارک کو اور ان گھڑیوں کو محفوظ کر رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اس پُرسوز ماحول میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور جلسہ گاہ سے واپس ہوٹل جانے کیلئے روانہ ہوئے۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ہیرس برگ میں قیام

آج پروگرام کے مطابق Harrisburg سے واپس بیت الرحمٰن واشنگٹن کیلئے روانگی تھی۔ لیکن دو روز قبل واشنگٹن کے اس علاقہ میں شدید طوفان آنے کی وجہ سے بجلی کا نظام درہم برہم تھا اور پانی کی سپلائی بھی بند تھی اور لاکھوں لوگ اس طوفان سے متاثر ہوئے تھے اور بجلی سے محروم تھے۔ جماعتی انتظامیہ کے مشورہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں Harrisburg میں ہی قیام کا فیصلہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آج شام کے پروگرام یہاں ہی ہوں گے اور اسی طرح کل سوموار کے دن کے جملہ پروگرام اور میٹنگز اپنے شیڈیول کے مطابق یہاں Harrisburg میں ہوں گی۔

سوا چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے ڈاکٹر عائشہ احمد اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر عائشہ احمد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی ہیں اور Harrisburg شہر کے ایک علاقہ Hammels Town میں مقیم ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہوٹل Sheratton میں ہی چند کمرے اور ہال حاصل کر کے فیملی ملاقتوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

آج 38 فیملیز کے 209 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق Austin, Miami, Dallas, Dayton, Boston, New Orlens, Houston Or Lando، ہیوسٹن سائپرس North Kansacity, Fitsburg سے تھا۔ اس کے علاوہ جورڈن اور پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

گیمبیا کے وفد سے ملاقات

افریقہ کے ملک گیمبیا (Gambia) سے جلسہ سالانہ یوایس اے کے موقع پر آٹھ مرد اور تین خواتین پر مشتمل گیارہ افراد کا وفد آیا تھا۔ آج اس وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ سبھی نے جلسہ کی تعریف کی کہ اچھے انتظامات تھے اور ہم نے بہت استفادہ کیا۔

حضور انور نے اپنے گیمبیا کے سفر کے بارہ میں بتایا کہ جب حالات موزوں اور مناسب ہوں گے تو پھر انشاء اللہ العزیز آؤں گا۔

امیر صاحب گیمبیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں احباب جماعت گنی بساؤ کا سلام عرض کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا جب واپس جائیں تو میرا بھی سلام ان کو پہنچائیں۔

آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باری باری تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجکر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد 9 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت ہادی Harrisburg تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب نکاح میں شرکت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان کیا ہے۔

عزیزہ اساٹو جیلو صاحبہ بنت مکرم یوبا جیلو صاحب کا نکاح عزیزم لامن تراوالے ابن مکرم محمد وتراوالے صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ رضوانہ مبشر صاحبہ بنت مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم محمد اجمل صاحب ابن مکرم محمد سلیم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ ثناء طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود صاحب کا نکاح عزیزم ذوالقرنین سید ابن مکرم عاصم سید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ نادیہ ممتاز ملک بنت گلزار احمد ملک صاحب کا نکاح عزیزم کینت جان ھیگن ابن جان جوزف ھیگن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ لبنیٰ روحی صاحبہ ملک بنت ناصر محمود ملک صاحب کا نکاح عزیزم نصیر الدین احمد طارق ابن افتخار حسین صاحب کے ساتھ طے پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت نکاحوں کے اعلان کے دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

دعا کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت ہادی'' سے روانہ ہو کر واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

میڈیا کوریج

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس جلسہ سالانہ کو Harrisburg سے شائع ہونے والے اخبار نے کوریج دی۔ اور جلسہ کے تعلق میں خبریں، انٹرویو، اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔

اخبار Sunday Patriot News نے یکم جولائی 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

عہدوں سے دعاؤں تک

''حیا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کا پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار کا حصہ ہے۔''

(حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر)

جب عالمگیر احمدیہ ...... جماعت کے سربراہ نے ہفتہ کو 5 ہزار عورتوں سے Harrisburg میں خطاب کیا۔ تو روایتی کلمات کو دہراتے نظر آئے۔

آنجناب مرزا مسرور احمد صاحب جو کہ دنیا میں ...... کی سب سے بڑی جماعت کے امام ہیں انہوں نے عورتوں کو حیادار کپڑے، برقعے اور پردہ جوان کے بالوں کو ڈھانپ سکے، پہننے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

(حضرت) احمد نے ایک الگ اجلاس میں احمدیہ...... جماعت کے چونسٹھویں جلسہ سالانہ پر سات ہزار مردوں سے خطاب بھی کیا۔ آپ لندن سے اپنے ساتھ بنیادی چیزوں پر قائم رہنے کا پیغام لے کر آئے۔ یہ جلسہ State Farm Show Complex میں جمعہ کے روز شروع ہوا اور آج کے روز ختم ہو رہا ہے۔ ہزاروں عورتیں روایتی...... لباس میں ننگے پاؤں بڑے میدان کے فرش پر یا کرسیوں پر بیٹھی نظر آئیں۔ دیوار پر دس شرائط (بیعت) لکھیں ہوئی تھیں جو ایک وفادار ...... نبھاتا ہے۔

عائشہ احمد جو کہ Harrisburg کی بیت ہادی کی ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ ''حضرت اقدس نے ہمیں زبردست پیغام دیا۔''

''میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے یہ بات پسند آئی کہ آپ نے فرمایا: عورتیں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ اپنے بچوں میں خدا کی محبت پیدا کریں، جو ایک خاندان کو مضبوط بناتی ہے۔''

(حضرت) احمد کی ایک گھنٹے کی تقریر سے قبل

عورتوں نے قرآن کریم کی تلاوت اور اردو میں نظم سنی یہ ایسی زبان ہے جو زیادہ تر ہندوستان اور پاکستان میں بولی جاتی ہے۔

(حضرت) احمد نے عورتوں کے ہال میں دعا کروائی۔ آپ نے فرمایا ''اپنے عہدوں پر جو تم نے کئے ہیں ان پر سچائی کے ساتھ قائم رہو۔''

آپ نے انہیں قرآن کریم کے ساتھ پوری اطاعت کرنے کی ترغیب دلائی۔

''اگر آپ اپنے عہدوں کی طرف توجہ نہیں دیں گی تو آپ نیکی کی راہ پر نہیں چل رہیں۔''

آپ نے انہیں ان کے عہد کی یاد دلاتے ہوئے کہا کہ ''اپنے آپ کو غیر ......روایات اور نفسانی جھکاؤ سے محفوظ رکھیں۔'' اور عورتوں کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ وہ ''کسی ایسی ثقافت سے اثر نہ لیں جو غلط ہوں اور خدا کے احکامات کے منافی ہو۔''

آپ نے شرم و حیا کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور عورتوں کو اس بات کی بھی یاد دہانی کروائی کہ پردے کے ہوتے ہوئے، تنگ جینز اور ٹی شرٹ پہننا مناسب نہیں۔

(حضرت) احمد نے فرمایا ''حیاء ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کا پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار کا جزو ہے۔ ہر عورت کو جنت کی چابی نہیں دی گئی، صرف وہی عورت جنت میں جائے گی جو خدائی احکامات کی پیروی کرتی ہے۔''

انہوں نے پیروکاروں کو اپنی تقاریر سننے کو کہا خواہ حاضرین میں بیٹھے ہوں یا ...... ٹیلی ویژن احمدیہ پر دیکھ رہے ہوں، جو کہ ایک عالمگیر سیٹلائٹ ٹی وی نیٹ ورک ہے جس کو احمدیہ...... جماعت احمدیہ ہی چلا رہی ہے۔

حاضری کی تفصیل

جماعت احمدیہ امریکہ کا 64واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ ہزار سے زائد رہی جو کہ جماعت امریکہ کی تاریخ میں کسی بھی جلسہ سالانہ کی سب سے زیادہ حاضری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آمد اور جلسہ میں شمولیت اور برکت کی وجہ سے حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور امریکہ کے طول وعرض سے احباب جماعت اور فیملیز تین تین ہزار میل سے زائد کے بڑے لمبے سفر طے کر کے جلسہ کیلئے پہنچی تھیں۔ امریکہ جو کہ 52 سٹیٹس پر مشتمل وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ملک ہے اور امریکہ کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کے وقت کا تین گھنٹہ کا فرق ہے۔ بڑے لمبے اور کئی کئی دن کے سفر کر کے احباب ملک کی دور کی جماعتوں سے جلسہ میں پہنچے تھے۔

امریکہ کے علاوہ درج ذیل 33 ممالک سے بھی احباب جماعت جلسہ سالانہ یو ایس اے میں شمولیت کیلئے پہنچے۔ بہت سارے ممالک سے احباب صرف اور صرف اس وجہ سے آئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں رونق افروز ہو رہے ہیں۔

ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

کینیڈا، یوکے، جرمنی، ناروے، ڈنمارک، سپین، سویڈن، نائیجیریا، غانا، گیمبیا، ماریشس، گوئٹے مالا، برمودا، ہیٹی، ڈومینیکن ری پبلک، تھائی لینڈ، بحرین، عمان، UAE، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، ہندوستان، پاکستان، چائنا، نیپال، کویت، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فرانس، انگولا، بیلجیئم، رشیا، برازیل۔

جلسہ میں خوشی ومسرت کا سماں تھا۔ ایک روح پرور ماحول تھا۔ ان تین ایام میں ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے جہاں فیض پایا وہاں بے انتہا برکتیں بھی سمیٹیں اور حلاوت ایمان پائی، تسکین قلب کے ساتھ اپنی پیاس بھی بجھائی۔ یہ لوگ اپنی جھولیوں میں یہاں سے برکتیں اور مسرتیں لئے ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ ان کے یہ گزرے ہوئے تین بابرکت ایام ان کے لئے نہ صرف یادگار بن گئے بلکہ ان کے گھروں میں ایک پاک تبدیلی کا باعث بنے۔ اللہ کرے کہ ان برکتوں اور خوشیوں سے ہمیشہ ان کے گھر آباد رہیں اور یہ اس ایمانی حلاوت کی جوان دنوں میں ان کو نصیب ہوئی ہے ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے والے ہوں اور اس کو کبھی بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ آمین

مکرم محمد اقبال بشیر صاحب

میری پھوپھو جان محترمہ جنت بی بی صاحبہ

میری پیاری پھوپھو جان محترمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مہر بشیر احمد صاحب سابق کارکن بیت المال خرچ۔ 1937ء میں خان پور ریاست پٹیالہ ہندوستان میں مکرم چوہدری کریم الدین صاحب اور محترمہ شہزادی بی بی صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ اور 7 فروری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

8 فروری 2012ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔

آپ کے والد محترم چوہدری کریم الدین صاحب نے 1926ء میں احمدیت قبول کی آپ تین بھائی اور دو بہنیں تھیں ایک بھائی 1947ء میں ہندوستان سے ہجرت کے وقت راستہ میں شہید ہوگئے والد صاحب نے ہندوستان سے ہجرت کے بعد موضع کلیر ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کی وہیں زرعی زمین بھی مل گئی۔ کچھ عرصہ کے بعد موضع کلیر میں جماعت نہ ہونے کی وجہ سے چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ میں رہائش منتقل کر لی۔

1957ء میں آپ کی شادی احمد نگر ربوہ میں مکرم مہر بشیر احمد صاحب ولد مکرم مہر فتح محمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ کے خاوند مکرم مہر بشیر احمد صاحب 25 مئی 1975ء کو صبح ساتبجے احمد نگر سے ڈیوٹی پر آتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پاگئے تھے۔ مکرم مہر بشیر احمد صاحب خاکسار کے حقیقی ماموں تھے۔ انہوں نے خاکسار کو لے پالک رکھا ہوا تھا۔ وفات کے وقت ان کی تین بیٹیاں عمر 12 سال، 9 سال، 6 سال تھیں۔ خاوند کی سروس کم ہونے کی وجہ سے بیوہ کو پنشن وغیرہ بھی نہ مل سکی۔ زرعی زمین تھی لیکن مالی کمزوری کے باعث کاشتکاری بھی بہت مشکل کام تھا۔ بیوہ ہونے کے بعد بقیہ زندگی بہت صبر وشکر کے ساتھ گزاری اور وسائل کی کمی اور مالی کمزوری کے باوجود اپنی تینوں بیٹیوں اور خاکسار کی تربیت میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ ان پڑھ تھیں لیکن قرآن کریم ناظرہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں اسی وجہ سے بیوہ کو اردو کی کتابیں بھی پڑھ لیتی تھیں۔ پڑھنے کا شوق تھا لیکن خاوند کی وفات کے بعد ذمہ داریاں بڑھ گئیں اور بہت زیادہ محنت کرنا پڑی۔ گھر میں مویشی وغیرہ بھی رکھے ہوئے تھے ان کے چارہ وغیرہ کا کام بہت زیادہ ہوتا تھا۔ لیکن ہم بچوں کو اپنے پاس بٹھا کر سکول کا کام کرواتی تھیں اور ساتھ کوئی اردو کی کتاب لے کر پڑھنا شروع کر دیتی تھیں۔ اور ہم سے پوچھتیں تھیں کہ مجھے بھی دیکھیں کہ میں ٹھیک پڑھتی ہوں۔ آپ نمازیں پابندی سے وقت پر ادا کرتی تھیں اور ہمیں بھی پابندی نماز کی تاکید کرتی تھیں اگر کبھی ہم سے سستی ہوتی تو سختی سے نماز پڑھاتی تھیں۔ نماز فجر کے بعد باقاعدہ بلند آواز سے خود بھی تلاوت کرتی تھیں اور ہمیں بھی اپنے پاس بٹھا کر قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔

خاکسار 1971ء میں میٹرک تک تعلیم مکمل کر کے کھیتی باڑی کے کام میں ہاتھ بٹانے لگ گیا تھا۔ 1975ء میں ماموں جان کی وفات کے بعد خاکسار نے زمینداری کا کام سنبھال لیا تھا اور صدر انجمن احمدیہ میں بطور کارکن درجہ دوم ملازمت بھی شروع کر دی تھی۔ اس طرح گزراوقات بہتر ہو گئی۔ الحمد للہ

پھوپھی جان نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد دودھ وغیرہ رڑکا کرتی تھیں۔ اس کے بعد نماز فجر پڑھتی تھیں یہ روزانہ کا معمول تھا جب لوگ گھر سے لسی لینے آتے تھے تو عموماً لسی کے ساتھ تھوڑا مکھن بھی دیا کرتی تھیں۔

ہر سال ماہ رمضان روزے باقاعدگی سے رکھتی تھیں اور ماہ رمضان میں ایک دور قرآن کریم کا مکمل کرتی تھیں۔ اور اگلے رمضان سے پہلے پہلے قرآن کریم کے تین دور مکمل کرتی تھیں۔ الفضل کا مطالعہ بھی بہت باقاعدگی سے کرتی تھیں الفضل گھر میں آتا تھا۔ الفضل کا مطالعہ بہت گہرائی سے کرتی تھیں۔ مشکل الفاظ پر نشان لگا کر شام کو ہم بچوں کو کہنا کہ نشان والی جگہ سے پڑھ کر اس کا مطلب بتاؤ۔ اس طرح سے ہم بھی الفضل پڑھا کرتے تھے۔

احمد نگر میں زرعی زمین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زمین کے ساتھ ہی تھی۔ اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ماموں جان کو بہت اچھی طرح سے جانتے تھے یہی وجہ تھی کہ 1975ء میں ماموں جان کی وفات پر کفن بھی بھجوایا اور عام قبرستان میں قبر تیار ہونے کے باوجود قطعہ شہدا میں تدفین کے لئے ارشاد فرمایا اور اس وقت کے ناظر دیوان مکرم چوہدری ظہور احمد صاحبکو ارشاد فرمایا کہ ان کے لے پالک بچے کو تعلیمی قابلیت کے مطابق صدر انجمن احمدیہ میں رکھ لیں۔

1979-80ء میں ماموں جان کی بڑی بیٹی کے ساتھ میرا رشتہ طے ہوا اور 1981ء میں شادی ہوئی۔ شادی سے قبل حضور کے ارشاد پر 1980ء میں خاکسار کو صدر انجمن احمدیہ میں ایک کوارٹر مل گیا تھا۔ اس طرح 1982ء میں پھوپھی جان بھی احمد نگر سے ربوہ منتقل ہوگئیں۔ ربوہ میں آنے کے بعد زمیندارے کے کام سے فرصت مل گئی۔ کیونکہ مویشی وغیرہ نہیں تھے۔ صرف زمین کا کام تھا جو خاکسار کروا لیتا تھا۔ گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر قرآن کریم کی تلاوت اور الفضل کے مطالعہ میں دن گزرتا تھا عرصہ 20 سال سے الفضل گھر میں آتا تھا۔ وفات سے تین چار سال قبل انہوں نے باقاعدہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کیا۔ خاکسار کے بیٹے مکرم معروف احمد متعلم جامعہ احمدیہ سے سیکھا۔ محلّہ میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے ان کی آمین کی۔ انہوں نے باقاعدہ قرآن کریم کا کچھ حصہ ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ صدر صاحبہ لجنہ

کی طرف سے ایک کتاب انعام میں ملی۔ ہر ماہ ہم سے کچھ رقم لے کر اپنے پاس جمع رکھتی تھیں اپنے چندہ جات خود ادا کرتی تھیں اگر کسی وقت اچانک کوئی ضرورت پڑ جاتی تو ہمیں ضرورت کی رقم یہ کہہ کر دیتی تھیں کہ یہ قرض ہے واپس کرنے کی شرط پر رقم دیتی تھیں۔ بعد میں بذریعہ اقساط وہ رقم بھی پوری کر لیتی تھیں۔ اور جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ضرورت کا خرچ دیا کرتی تھیں بہت سی غیر احمدی خواتین اپنی کئی چیزیں ان کے پاس امانتاً رکھا کرتی تھیں۔

صدقہ بہت دیا کرتی تھیں۔ جب گھر کے لئے گندم رکھی جاتی تو اپنی ضرورت سے زائد گندم رکھوایا کرتی تھیں۔ اور اکثر ضرورت مندوں کو گندم دیا کرتی تھیں۔ ہر ماہ میں تقریباً ایک دو تھیلے گندم صدقہ دیا کرتی تھیں اسی طرح چاول، مکئی وغیرہ صدقہ بھی دیا کرتی تھیں۔ ایک وقت تھا کہ لوگ سفر کرتے تھے تو اکثر مسجدوں میں قیام کیا کرتے تھے اس طرح بہت سے مسافر احمد نگر احمدیہ بیت الذکر میں قیام کرتے تھے۔ ایسے مسافروں کے کھانے کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ وقت پر ان کو کھانا بھجوانے کا انتظام کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ پختہ تعلق تھا اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ پختہ تعلق کی تاکید کرتیں اور بچوں سے ہر ماہ دعا کے لئے خط ضرور لکھواتی تھیں۔ جمعۃ المبارک کے دن خطبہ جمعہ کے وقت گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر باقاعدہ وضو کر کے T.V کے سامنے بیٹھ جاتی تھیں جب حضور تشریف لاتے قدم تک کی گنتی کیا کرتی اور حضور پُر نور کے چہرہ مبارک کو بہت غور سے دیکھتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے حضور کے خطبہ کو باقاعدگی سے بغور سنتیں اور خطبہ ختم ہونے کے بعد ایسے ایسے سوال کرتی تھیں کہ جواب دینے پر تشریح کرنے سے بات زیادہ سمجھ آجاتی تھی۔

جلسہ سالانہ لندن سے اپنے جاننے والے جب واپس آتے تو ان کو ملنے جاتیں اور پیارے حضور کی صحت کا پوچھتی اور جلسہ سالانہ میں گذرنے والے اوقات کے متعلق باتیں سن سن کر لطف اندوز ہوتی تھیں۔ بروز ہفتہ انتخاب سخن پروگرام کا بہت بے چینی سے انتظار کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے سوال و جواب کے پروگرام بہت غور سے سنتی تھیں ایم ٹی اے کے ہر اردو پروگرام کے بارے میں ان کو پتہ معلوم ہوتا تھا کہ کب شروع ہونا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 فروری 2012ء کو بیت الفضل لندن میں قبل از نماز ظہر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور ان کی بابت فرمایا کہ مرحومہ نہایت سادہ مزاج اور ملنسار خاتون تھیں فرض نمازوں کے علاوہ نوافل بھی بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا آپ نے ناخواندہ ہونے کے باوجود بڑھاپے میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھا۔

پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ تین بیٹیاں، ایک پوتا، پانچ نواسے، ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرم انور احمد مبشر صاحب مرل

مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب کا ذکر خیر

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب میرے واجب الاحترام بزرگ اور دادا جان ہیں۔ آپ کی ولادت 1870ء میں ہوئی۔ آپ نے 1930ء میں بیعت کی۔ میرے واجب الاحترام بزرگ نظام وصیت میں بھی شامل تھے جن کا وصیت نمبر 6904 ہے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ نمبر 5 میں مدفون ہیں۔ دفتر تحریک جدید اول کے مجاہد بھی ہیں ان کا کمپیوٹر کوڈ نمبر 1617 ہے۔

ہمارے گاؤں مرل کے لوگ میاں محمد عبداللہ عرف بابا ڈھونڈا (ولد بانا صاحب) کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ ایک ہمدرد، متوکل صابر اور خوش مزاج انسان تھے۔ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ہر چھوٹے اور بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے تھے۔ ایک زندہ دل انسان تھے۔ اپنے گاؤں مَرل ضلع سیالکوٹ میں اکیلے احمدی تھے۔ نڈر، پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ خلافت احمدیہ سے فدائیت کی حد تک احترام و اطاعت کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ سے کام لینے والے تھے۔ اپنے گاؤں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قادیان کے لیے پیدل تشریف لے جاتے تھے۔

انہوں نے اپنے گاؤں میں اور ارد گرد جب دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع کیا تو پہلوں کی طرح ان کی بھی مخالفت شروع ہو گئی حتیٰ کہ گاؤں میں ان کا پانی بھی بند کر دیا۔ کوئی پرواہ کیے بغیر دعوت الی اللہ میں مصروف رہے نوجوانوں، بوڑھوں، عورتوں، کو پیار محبت سے یہی پیغام دیتے جس مسیح و مہدی کا آپ لوگوں کو انتظار رہے وہ تو آچکے ہیں۔ جب گاؤں کے لوگوں نے ان کا پانی بند کیا تو مشرق کی طرف مقامی قبرستان میں چھوٹی چھوٹی چھپڑیاں صاف شفاف پانی سے بھری ہوئی تھیں۔ وہاں سے پانی لے کر آتے تھے اور استعمال کرتے تھے۔ حتیٰ کہ گاؤں والوں نے ان چھپڑیوں کے پانی کو بھی گندہ کرنا شروع کر دیا۔ پھر بھی آپ نہیں گھبرائے اور دعوت الی اللہ کرتے رہے اور پایہ ثبات میں لغزش نہیں آنے دی۔

خدا سے یہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا! گاؤں میں سے کوئی احمدی کر دے۔ مقامی لوگوں نے ان کا مسجد میں داخلہ بند کر دیا۔ تو انہوں نے گاؤں سے مشرقی جانب جگہ خرید کر ایک چبوترا بنا دیا۔ وہاں جا کر عبادت کرتے۔ یہ جگہ بعد میں بابا کی (بیت) کے نام سے مشہور ہو گئی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور چند احباب نے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

دعوت الی اللہ کے حوالے سے ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

ہمارے گاؤں سے تقریباً 2 کلومیٹر ایک گاؤں گڈ گو رہے۔ اپنے مقامی نومبائعین احمدیوں کو کہنے لگے کہ آؤ اس گاؤں میں دعوت الی اللہ کرنے جائیں۔ انہوں نے شاید ذاتی مصروفیت یا حالات کی وجہ سے معذرت کر لی اور ان کو بھی کہا کہ تم بھی نہ جاؤ بھائی جی حالات ٹھیک نہیں ہیں مگر انہوں نے کہا میں تو جاؤں گا۔ اکیلے ہی گڈ گور میں دعوت الی اللہ کے لیے چلے گئے۔ سر پر پگڑھی باندھتے تھے اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے تھے۔ جب انہوں نے دعوت الی اللہ جا کر شروع کی وہاں کے غیر از جماعت مولوی نے لوگوں کو بھڑکایا کہ اس بابا کو مارو۔ لوگوں نے بابا جی کو گوبر سے مارنا شروع کر دیا اور چھوٹے پتھروں سے بھی۔ لیکن وہ پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ گھبرائے۔ مار کھاتے ہوئے انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ کہاں برہان الدین صاحب جہلمی اور میں ناچیز کہاں۔ ان کے گاؤں کے احمدی احباب کو پتہ چلا کہ میاں محمد عبداللہ عرب بابا ڈھونڈا کو گڈ گور والوں نے بہت مارا اور زخمی کر دیا ہے۔ تو مقامی احمدی ان کو لینے کے لیے چلے گئے۔ ابھی راستے میں جا رہے تھے تو دیکھا کہ بابا جی آگے سے واپس آرہے تھے۔ اپنی چھڑی پر قمیص لٹکائی ہوئی تھی۔ جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم نے سنا تھا کہ بھائی جی آپ کو بہت مار پڑی ہے اور زخمی ہیں ہم تو آپ کو لینے جا رہے تھے۔ تو بابا جی نے ان کو جواب دیا آج تو دعوت الی اللہ کا بہت ہی مزہ آیا ہے مجھے تو برہان الدین جہلمی صاحب کا مار کھانے والا واقعہ یاد آیا تھا تو میں بہت خوش ہوا۔ بہر حال پھر سب گاؤں واپس آ گئے گاؤں مَرل میں اب بھی غیر از جماعت اور احمدی احباب یہی کہتے ہیں کہ بابا جی کی دعوت الی اللہ سے مَرل میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گاؤں مَرل میں احمدیوں کے 18 گھر ہیں۔

ایک دفعہ یہ جموں ریاست میں گئے تو وہاں رات پڑ گئی۔ رات گزارنے کے لیے وہاں کی ایک مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں ایک آدمی دیکھا جس کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو کہ پیر تھا۔ اور بہت خاطر مدارات کر رہے تھے۔ جب بابا جی نے سارا ماجرا دیکھا تو انہوں نے ایک فقرہ بولا کہ سب چور ہی چور ہیں۔ یہ فقرہ سن کر وہ پیر گھبرا گیا۔ اور بابا جی کے پیروں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ میرا بھید نہ کھولنا۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں چور ہوں۔ آپ تو بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ اس پیر نے پھر آپ کی بہت خدمت کی۔ آپ وہاں ایک رات رہے اور پھر واپس آ گئے۔ یہ واقعہ اب بھی غیر از جماعت اور احمدی احباب ایک دوسرے کو سناتے ہیں۔

1953ء میں جماعت کی مخالفت جب زوروں پر تھی تو دوسرے مقامی لوگ باتیں کرنے لگے کہ یہاں بھی کوئی احمدی نہیں رہے گا اور کچھ جماعت احمدیہ کے لوگ بھی گھبرا گئے تھے۔ ہر طرف شور شرابا تھا کہ گاؤں مَرل میں جلوس آرہے ہیں۔ غیر از جماعت لوگ احمدیوں کو کہہ رہے تھے کہ جلوس آنے سے پہلے پہلے جماعت چھوڑ دو۔ تو میاں محمد عبداللہ احمدیوں سے کہنے لگے گھبرانے کی کوئی بات نہیں گھبراؤ نہیں یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ نے ان کو حوصلہ دیا اور اکیلے پولیس سٹیشن چلے گئے اور پولیس لے کر آ گئے۔ گاؤں کے لوگ دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بابا پولیس لے کر آیا ہے۔ اس وقت کے پولیس افسر نے کہا کہ اس گاؤں مَرل کے احمدیوں کو اگر کچھ ہوا یا ان کا نقصان کیا تو اس کے ذمہ دار تم لوگ ہو گے۔ پولیس جانے کے بعد امن ہو گیا اور کوئی جلوس باہر سے نہیں آیا اور نہ مقامی لوگوں نے جلوس نکالا۔ بابا جی نے اپنے احمدی احباب سے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور کرتا رہے گا۔ یہ اپنی زندگی میں ہی یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خدا مجھے چلتے پھرتے ہی دنیا سے اٹھا لے۔ خدا نے ان کی یہ خواہش سو فیصد پوری کر دی۔ یہ اپنے گاؤں سے ٹھیک ٹھاک اپنے ایک احمدی دوست کو سیالکوٹ شہر میں ملنے کے لیے گئے۔ جاتے وقت اپنے گاؤں والوں سے جس جس کو بھی ملتے یہی کہتے کہ یہ آخری ملاقات ہے تو لوگ ان کی بات پر ہنس دیتے کہ بابا جی کیا کہہ رہے ہیں۔ جب سیالکوٹ میں یہ اپنے احمدی دوست کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو طبیعت خراب ہو گئی۔ آپ 88 سال کی عمر میں مؤرخہ 8 مئی 1958ء کو اپنے پیارے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ سیالکوٹ شہر سے آپ کا جسد خاکی گاؤں میں لایا گیا۔ اور مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا اور تقریباً 6 ماہ بعد ربوہ لے جانے کے لیے نکالا گیا تو غیر از جماعت لوگوں نے کہا بابا جی کا چہرہ تو دکھاؤ سنا ہے کہ احمدیوں کے چہرے بگڑ جاتے ہیں۔ جب لوگوں کے اصرار پر چہرہ دکھایا گیا تو ایک چمک سی پیدا ہوئی اور بابا جی ایسے لگ رہے تھے جیسے ابھی سوئے ہیں۔

دعا ہے کہ ان کی پاکیزہ یادوں کو ان کے لواحقین زندہ رکھنے والے ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم حافظ اسد اللہ وحید صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم نذیر احمد صاحب کارڈینٹر کو چند دنوں سے شدید بخار ہے اور جسم میں دردیں بھی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رفیع احمد صاحب رکشہ ڈرائیور ابن مکرم سلیم صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم علی اشرف صاحب کی دائیں ٹانگ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ علاج جاری ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ قیصرہ ہاشمی صاحبہ حلقہ وحدت کالونی لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں نیز ان کے میاں محترم ظفر ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری محمد یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ آمنہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ہومیو پیتھک ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا پوتا بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا سلیم احمد صاحب مانچسٹر یوکے تحریر کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ عفت وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب بیلجیئم خون کی خرابی کی وجہ سے سخت بیمار ہیں مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیا خون نہیں بن رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا افضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سکیم لاہور فالج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب مرحوم لاہور بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شبیر احمد ہرل صاحب سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ صاحبہ عرصہ تقریباً دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں کسی طرح کا علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے میری اہلیہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سمن آباد لاہور کو بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے جسم میں تکلیف ہے۔ زبان پر بھی اثر پڑا ہے احباب جمات کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم مجلس انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم جاوید احمد چھینہ صاحب نائب زعیم ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصاراللہ ناصر آباد جنوبی آج کل بیمار ہیں۔ چکر بہت زیادہ آ رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عماد احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم گلزار احمد صاحب سیکیورٹی گارڈ طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کو مورخہ 22 جولائی 2012ء کو ڈیوٹی کے دوران ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

مورخہ 20 جولائی 2012ء کو روزنامہ الفضل کے صفحہ 8 کالم 1 میں تقریب شادی کے عنوان میں ایک نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ مکرمہ صفیہ فردوس صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب درست نام ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

رمضان المبارک کے دوران بھی

بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ جاری

ربوہ میں بجلی کی آنکھ مچولی حد سے بڑھ گئی ہے۔ سحری اور افطاری میں حکومتی وعدے پورے نہیں کئے گئے۔ بلکہ باقاعدگی سے ان دونوں اوقات میں بغیر شیڈیول کے بجلی کی رو معطل رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ٹرپنگ کا سلسلہ مزید مشکلات پیدا کر رہا ہے۔ گرمی کی شدت اور رمضان کی وجہ سے یہ تکلیف دو چند ہوگئی ہے۔ ٹرپنگ تکلیف دہ تو ہے ہی ساتھ بجلی سے چلنے والی اشیاء بھی اس کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں۔ حکام سے التماس ہے کہ اس کے متعلق کارروائی کریں اور صرف وعدوں کی بجائے ٹھوس اقدامات کریں۔ غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے اور عوام کی پریشانی کو ختم کیا جائے۔

☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم اگست 2012ء

12:10 am	تلاوت قرآن کریم
12:55 am	ان سائیٹ
1:30 am	Calling all Cooks
1:55 am	درس القرآن
3:30 am	حمدیہ مجلس
4:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	سیرت النبی ﷺ
6:20 am	درس القرآن
8:00 am	تلاوت قرآن کریم
9:00 am	درس حدیث
9:10 am	حمدیہ مجلس
10:00 am	رئیل ٹاک
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:10 pm	المائدہ
12:45 pm	الترتیل
1:10 pm	حمدیہ مجلس
2:10 pm	انڈونیشین سروس
3:15 pm	درس القرآن
4:45 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	درس ملفوظات
7:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2012ء
8:45 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	فقہی مسائل
9:55 pm	درس ملفوظات
10:15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10:35 pm	المائدہ
11:10 pm	تلاوت قرآن کریم

2/اگست 2012ء

12:10 pm	رئیل ٹاک
1:20 pm	حمدیہ مجلس
2:20 pm	درس القرآن
3:50 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 pm	سیرت النبی ﷺ
5:40 pm	الترتیل
6:05 am	درس القرآن
7:45 am	تلاوت قرآن کریم
8:45 am	لقاء مع العرب
11:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2012ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:20 pm	یسرنا القرآن
1:10 pm	Beacon of Truth سچائی کا نور
2:00 pm	کہکشاں
2:45 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جولائی 2012ء
8:05 pm	سیرت النبی ﷺ
8:55 pm	Calling all Cooks
9:25 pm	Beacon of Truth سچائی کا نور
10:15 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	Calling of cooks
11:55 pm	تلاوت قرآن کریم

(بقیہ از صفحہ 1)

قادیان میں کالج نہ تھا۔ ایک مرتبہ قادیان میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر آپ کو حضرت مصلح موعود کی تقریر سے پہلے نظم پڑھنے کا موقع ملا۔

قادیان میں دو سال گزارنے کے بعد آپ کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کیلئے سیالکوٹ آ گئے۔ مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کی تعلیم حاصل کی۔ بی اے کرنے کے بعد آپ ایک سال پھر قادیان میں آ کے رہے۔ اس عرصہ میں ایک ماہ کیلئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے دفتر میں کام کرنے کا موقع ملا۔ حضرت مولوی صاحب ترجمۃ القرآن انگریزی کے کام میں مصروف تھے۔ ان کے دفتر میں آپ ٹائپ کا کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ ملازمت کی تلاش میں لاہور آ گئے۔ یہاں آپ نے کچھ وقت صحافت بھی کی۔ آپ مختلف رسالوں میں مضامین اور نظمیں اشاعت کیلئے دیا کرتے تھے۔ ایک ہفت روزہ رسالہ سدا بہار کے بچوں کے صفحہ کی ترتیب آپ کے سپرد ہوئی۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر سید ضمیر جعفری تھے۔ مکرم چوہدری صاحب ایک اچھے اور معروف احمدی شاعر تھے آپ نے اپنی نظموں میں کبھی کسی استاد سے اصلاح نہیں لی۔ آپ کی خوبصورت آواز، نرم گفتگو، شائستگی اور سخت محنت سے اپنے کام سرانجام دینا، ان سب باتوں کے مجموعہ سے آپ کی شخصیت بنتی تھی۔

تین خلفاء کے ساتھ کام کرنے کی آپ کو سعادت ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو بہت پیار دیا۔ اکثر قصر خلافت بلا لیا کرتے اور نظمیں سنا کرتے تھے۔ جلسہ کی نظموں کیلئے درثمین پر نشانات لگا کر دیا کرتے تھے۔ خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ میں ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسوں میں حضرت مسیح موعود کی نظمیں پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ایک مرتبہ آپ نے بعنوان ذکر حبیب تقریر کی۔ آپ اپنے محلّہ میں درس قرآن اور درس حدیث کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

تحریک جدید کیلئے آپ کی خدمات تاریخ احمدیت میں یاد رکھی جائیں گی۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی سوچ اور مصروفیات میں سے زیادہ حصہ تحریک جدید کیلئے تھا اور خاص طور پر شعبہ مال کے لئے تو بے جا نہ ہوگا۔ تحریک جدید کے وعدوں اور ان کے حصول کیلئے ہمہ وقت پروگرام بناتے رہتے۔ مختلف شہروں کے مسلسل دورے اور روزنامہ الفضل میں اعلانات اور ارشادات خلفاء چھپوانے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے اسی لئے تو دنیا بھر میں تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کے لحاظ سے پاکستان پہلے نمبر پر رہا۔ اس میں آپ کی کاوشوں کا بہت دخل تھا۔

1985ء میں آپ پر ایک مقدمہ ماہنامہ انصاراللہ میں نعت چھپنے پر بنایا گیا تھا۔ یہ مقدمہ رسالہ انصاراللہ سے تعلق رکھنے والے دیگر کارکنوں پر بھی قائم کیا گیا تھا۔ سب متعلقہ کارکنوں کی ضمانتیں ہو گئیں۔ مگر آپ کی ضمانت نہ ہو سکی۔ ضمانت کیلئے آپ کو ایک انسپکٹر پولیس کی تحویل میں ربوہ سے جھنگ بھجوایا گیا۔ ان کو جھنگ میں ایک جج کے سامنے پیش کیا گیا اور ضمانت کی درخواست کی اور کچھ دیر میں ضمانت منظور ہو گئی۔ اس طرح آپ کو فجر سے دوپہر تک تقریباً 10 گھنٹے انسپکٹر پولیس کی تحویل میں رہنے کے باعث اسیر راہ مولیٰ ہونے کا شرف حاصل رہا۔ اس کیس کا فیصلہ 1986ء کے آخر پر ہوا اور آپ بری ہو گئے۔

ربوہ کے ماحول اور خصوصاً خدام الاحمدیہ کے ولولہ انگیز پروگراموں سے متاثر ہو کر آپ کو اپنے خیالات کو تحریر کا جامہ پہنانے کا موقع ملتا رہا۔ خدام کی منزل کے بعد جب انصاراللہ کے گروہ میں شامل ہوئے تو وہاں مجلس کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کی پاکیزہ صحبت میں مزید جلا پیدا ہوئی اور طبیعت میں اعتماد پیدا ہوا اور آپ کا کلام سلسلہ کے رسائل وجرائد کی زینت بننے لگا۔ ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان، تحریک جدید اور مجلّہ الفرقان کے علاوہ روزنامہ الفضل میں بھی آپ کے رشحات قلم شائع ہو کر شائقین سے داد سخن وصول کرتے رہے۔ جلسہ سالانہ پر آپ جب حضرت مسیح موعود کا کلام سناتے تو سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی۔ خصوصاً حضرت مسیح موعود کا یہ شعر تو حاضرین کے قلوب کو رقت سے بھر دیتا۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس دیرینہ خادم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں سحر وافطار 25 جولائی

انتہائے سحر	**3:45**
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	**7:12**

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

Seminar for Study in
One of the Largest Universities in The UK
BIRMINGHAM CITY University
Meet Mr. Charles Magee (Intl. Regional Manager) & get Admission / Scholarship
Venue & Time
Office of Education Concern®
On 25th July - Wednesday - 4:00pm to 7:30pm
Programs Offered
Hundred of programs in Bachelor / Master degree in Engineering (Different fields), Business, MBA, Nursing, Accountancy & Finance, Sociology, Accounting, IT, Economics, Broadcast Journalism, Marketing, Architecture, Social Science, Law, Computer Sciences, Art, Design, Digital Media, Film & Television Studies, English, Humanities, Construction and many more.
To see the complete programs list please check the links below:-
UG Degree http://www.bcu.ac.uk/courses/undergraduate
PG Degree http://www.bcu.ac.uk/courses/postgraduate
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore (Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770
www.educationconcern.com / info@educationconcern.com

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762,0301-7970654

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

FR-10